فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

بدھ / چہار شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۸ شہادت ۱۳۴۱ ہش | ۱۸ اپریل ۱۹۶۲ء | نمبر ۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۷ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت ٹھیک ہے۔ حسب معمول کل حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بخار پہلے کی نسبت قدرے کم ہے۔ کھانسی اور گلے میں خراش کی تکلیف بدستور ہے اور کمزوری کافی ہے

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

"طالب علم ملک کے دشمن اور خود غرض عناصر کے آلۂ کار نہ بنیں"

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں گورنمنٹ ڈگری کالج کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے صدر ایوب کا انتباہ

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۷ اپریل۔ صدر ایوب خاں نے کل یہاں گورنمنٹ کالج کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے طالب علموں کو خبردار کیا کہ وہ دشمنان ملک خود غرض اور موقعہ پرست عناصر کا آلۂ کار نہ بنیں۔ صدر نے کہا سیاست میں دلچسپی لینا اچھی بات ہے اور جائز بھی ہے۔ لیکن طالب علموں کو چاہئیے کہ وہ مفاد پرست عناصر کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں۔ صدر نے کہا طالب علموں کو چاہئیے کہ وہ مطالعہ پر زیادہ توجہ مرکوز کریں اور فضول باتوں میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ صدر نے طالب علموں کو بتایا کہ ڈھاکہ میں کچھ ایسے عناصر موجود ہیں جو طالب علموں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور لاہور میں بھی اس قسم کی گڑبڑ ہے۔ لیکن مجھے اس بات سے مسرت حاصل ہوئی ہے۔ کہ یہ علاقے انتشار پسند رجحانات سے پاک ہیں۔ صدر ایوب نے اس بات پر زور دیا کہ عوام کی اپنی حکومت جو ملک میں پہلی بار صحیح معنوں میں قائم کی گئی ہے ایک استحقاق ہے لیکن ساتھ ہی عظیم ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئیے۔ پاکستان غیر ملکی ماہرین پر مسلسل انحصار نہیں کر سکتا ہے اور ملک میں تربیت یافتہ افرادی قوت اور ٹیکنیکل ماہرین پیدا کئے جانے چاہئیں۔ طالب علموں کو اپنی تعلیم مکمل کرنی چاہئیے۔ اور جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ ملک میں بڑے سے بڑا مقام بھی حاصل کر سکیں گے۔ صدر نے خبردار کیا کہ پاکستان کو موثر تربیت یافتہ افرادی قوت کی ضرورت ہے ایسے محض تعلیم یافتہ افراد کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا تعلیم کو موثر بنانا چاہئیے۔ صدر نے کہا کسی ملک کی تعمیر اور ترقی کی بنیاد رکھنے میں بڑی سعی و کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب کوئی ملک ایک بار اپنی مشکلات پر قابو پا لیتا ہے۔ تو اس کی ترقی کی رفتار میں معتدبہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان میں ترقی کا یہ دور شروع ہو چکا ہے۔ پاکستان میں جو مختلف ترقیاتی سکیمیں شروع کی گئی ہیں ان کی تکمیل کے لئے خدمت دیانت اور محنت کی ضرورت ہے۔ صدر نے کہا حکومت جتنی جلدی ممکن ہو سکے تعلیمی کمیشن کی تمام

(باقی ص ۸ پر)

کراچی سے پشاور تک ریلوے لائن کے ساتھ درخت اگانے کی سکیم

ایک کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ کام دس سال میں مکمل ہو جائے گا

بہاولپور ۱۷ اپریل۔ صوبائی حکومت نے پشاور سے کراچی تک ایک ہزار میل لمبی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ درخت اگانے کی جامع سکیم کو آخری شکل دے دی ہے۔ چیف کنزرویٹر جنگلات مسٹر امیر احمد خاں نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ یہ سکیم دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں شامل ہے۔ اور یہ تقریباً دس سال میں مکمل ہوگی۔ توقع ہے کہ اس پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ حکومت نے سال رواں کے لئے دس لاکھ روپے محکمہ کو دے دیئے ہیں۔ اس سال تقریباً ایک سو میل لمبی پٹڑی کے ساتھ ساتھ درخت لگائے جائیں گے یہ علاقہ راولپنڈی لاہور اور ملتان سیکشنوں پر مشتمل ہے۔ جہاں مصنوعی آبپاشی اور بارش کے پانی کی سہولتیں آسانی سے میسر ہو سکتی ہیں چیچہ وطنی اور خانیوال کی درمیانی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ کام شروع ہو چکا ہے

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۱۷ اپریل۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت بلڈ پریشر کی وجہ سے تا حال ناساز ہے اور بینائی میں بھی قدرے فرق ہے۔ بلڈ پریشر ۱۹۰ ہے۔ کل غلطی سے ۲۹۰ شائع ہو گیا تھا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین

مولوی عبداللطیف صاحب حج کیلئے روانہ ہو گئے

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

مولوی عبداللطیف صاحب جو میری طرف سے فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ ان کا خط آیا ہے کہ وہ ۱۲ اپریل کو سمندری جہاز کے ذریعہ کراچی سے روانہ ہو رہے ہیں چنانچہ وہ خدا کے فضل سے روانہ ہو چکے ہوں گے میں نے ان کو ربوہ سے روانہ ہوتے وقت جہاں تک میں سوچ سکا دعاؤں کی ایک لمبی فہرست دی تھی اور اس کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر لکھوایا تھا کہ ؎

وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

حج اسلام کی اہم ترین عبادتوں میں سے ایک عبادت ہے اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا چپہ چپہ گویا عبادتوں اور دعاؤں کی خاص دعوت دیتا ہے۔ ہر انسان ان ساری دعوتوں کو نہ تو شاید سمجھ سکتا ہے اور نہ ان کا جواب دینے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے جو سچی وفاداری کا تقاضا ہے اس کے متعلق غالباً غالب کا یہ شعر ہی پڑھا جا سکتا ہے کہ ؎

جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا وفا کیا ہے

دوستوں سے میری درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی عبداللطیف صاحب کے اس حج کو جو وہ میری طرف سے ادا کریں گے بصورت احسن قبول فرمائے اور انکو ایسی دعاؤں اور عبادتوں کی توفیق دے جو اس کی رضا کا موجب ہوں۔ آمین یا ارحم الراحمین فقط والسلام

مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۶/۴/۶۲

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اپریل ۶۲ء

پردہ اور اسلام

آج کے الفضل میں کسی دوسری جگہ ہم مولانا نیاز فتحپوری کا ایک مضمون "پردہ" پر بعینہٖ نقل کر رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں "پردہ" کا سوال بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے اور مسلمانوں کے لئے اس مسئلے کے متعلق بہت سی الجھنیں اس لئے پیدا ہو گئی ہیں کہ دنیا کی تقریباً تمام اقوام سوا مسلمانوں کے پردہ کے خلاف عمل کر رہی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ان میں کبھی پردہ تھا ہی نہیں۔ بعض صورتوں میں اگر کسی قوم نے سوا مسلمانوں کے پردہ اختیار کیا ہے تو مسلمانوں ہی کی دیکھا دیکھی اختیار کیا ہے ورنہ اسلام سے پہلے شاید اس قسم کا پردہ کسی قوم میں رائج نہیں رہا۔

اسلامی پردہ کے متعلق مولانا نیاز فتحپوری نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بڑی حد تک شریعت اسلامی کے مطابق ہیں سوا ایک بات کے جو انہوں نے بڑی احتیاط سے آخر میں کہی ہے۔ تاہم یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق آج مسلمانوں کو بھی باہم اختلاف پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ آج تمام ترقی یافتہ کہلانے والی اقوام پردہ نہیں کرتیں جس سے یہ خیال پیدا ہونا لازمی تھا کہ شاید دنیوی ترقی میں مسلمانوں کے لئے "پردہ" بھی حایل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ مغربی خیالات سے متاثر ہیں انہوں نے بعض دوسرے اسلامی مسائل کی طرح پردہ کے متعلق بھی اپنا نظریہ بدل لیا ہے اور بہت سے ایسے لوگوں نے اب پردہ ترک کر دیا ہے۔

مولانا فتحپوری کے جس خیال سے ہم متفق نہیں ہیں وہ ان کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"یہاں تک تو ہوئی شرعی یا فقہی گفتگو جس کی رو سے میرے نزدیک چہرہ کا چھپانا ضروری ہے اور اسی کے ساتھ ایسا لباس اختیار کرنا جو عورت کے جسم کے تناسب کو چھپائے رکھے۔ لیکن یہ مسئلہ چونکہ نہ اصولی عقائد سے تعلق رکھتا ہے اور نہ بنیادی معاشرت اخلاقی سے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے اس میں ترمیم خلاف شریعت نہ ہوگی۔

جیسا کہ میں نے ابھی ظاہر کیا بحالت مجبوری عورت اپنا چہرہ اور دوسرے اعضاء بھی غیر مرد کو دکھا سکتی ہے۔ اسی طرح اگر حالات کچھ ایسے پیدا ہو جائیں کہ بغیر پردہ توڑے عورت کوئی ترقی نہ کر سکے یا اپنی صحت کھو بیٹھے تو پھر اس کے لئے بے پردہ زندگی بسر کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہوگا۔

کیونکہ اصولاً مذہبی حیثیت سے بھی یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ جس حد تک تعلیم و ترقی کا سوال ہے مرد عورت میں کوئی فرق نہیں اور فطرت کے انعامات و وسایل سے فائدہ اٹھانے کا دونوں کو حق حاصل ہے۔"

(نگار اپریل ۱۹۶۲ء)

مولانا نے اپنے ان خیالات کی مزید توجیہہ کرتے ہوئے اگرچہ یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

"حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ کا تعلق زیادہ تر مردوں کے اخلاق سے ہے، اگر کسی جماعت یا قوم کے مردوں میں عورت کی عفت و عصمت کا جذبۂ احترام صحیح معنی میں پایا جاتا ہے تو عورت کا بے پردہ سامنے آ جانا بھی معیوب نہیں لیکن اگر سرے سے ہمارے نوجوانوں کے اخلاق ہی خراب ہیں تو پھر عورت کو اپنے تحفظ کے لئے پردہ کرنا ہی چاہیئے تا آنکہ زندگی کی ضرورات اور معاشی و عائلی مجبوریاں اسے بے پردہ نہ کر مردوں کے ساتھ کام کرنے پر مجبور نہ کر دیں۔ لیکن عورتوں مردوں کا موجودہ اختلاط جس کا تعلق صرف سوسائٹی کی تفریح اور کلب کی زندگی سے ہے، قطعاً ناجائز ہے اور وہ عورتیں یا لڑکیاں جو محض لطف زندگی حاصل کرنے کے لئے نقاب الٹ کر سامنے آ گئی ہیں یقیناً ننگِ اسلام و انسانیت ہے۔"

تاہم موجودہ زمانہ میں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی زمانہ میں بھی یہ اندازہ لگانا کہ مردوں اور نوجوانوں کے اخلاق ایسے ہو گئے ہیں کہ اگر عورتیں پردہ نہ بھی کریں تو کوئی حرج نہیں نہایت مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔ پردہ جیسا کہ مولانا نے مضمون کے شروع میں بیان کیا ہے محض اس لئے اسلام میں ضروری نہیں سمجھا گیا تھا کہ عربوں کی یا دوسری اقوام کی اخلاقی حالت بہت گر چکی ہوئی تھی اور ایسی سوسائٹی کے تنزیہہ کے لئے پردہ ضروری ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس ضمن میں عربوں کی ناگفتہ بہ اخلاقی حالت کا ذکر کر کے آپ فرماتے ہیں کہ

"جب رسول اللہ مبعوث ہوئے اس وقت بھی حالت یہی تھی اور آپ نے شدت سے محسوس کیا کہ عورت کی عام بے پردگی اور مرد و زن کے آزادانہ اختلاط نے کتنی بے حیائی و بد مشربی پھیلا رکھی ہے چنانچہ اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں سب سے پہلی فرصت میں آپ نے اس طرف توجہ فرمائی۔

ظاہر ہے کہ آپ کی مکی زندگی بڑی خلفشار و مصیبت کی زندگی تھی، کفار سے جان بچانا ہی مشکل تھا چہ جائیکہ آپ کسی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے۔ لیکن اسکے بعد جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں فی الجملہ کچھ چین نصیب ہوا۔ لیکن نہ اس قدر کہ آپ اطمینان سے بیٹھ کر معاشرہ کی اصلاح کی طرف توجہ فرما سکتے۔ آخر کار جب اسی فکر و تردد میں چار سال گزر گئے تو پانچویں سال سورۂ نور نازل ہوئی۔ جو خصوصیت کے ساتھ احکام پردہ ہی سے متعلق تھی۔"

آپ کے ان الفاظ سے یہ تصور ملتا ہے کہ گویا پردہ محض ایک عارضی علاج تھا اور یہ علاج در اصل سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی تاثر کا نتیجہ تھا حالانکہ اگر ایسی بات ہوتی تو قرآن کریم میں "پردہ" کے متعلق اتنی تفصیلات بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ قرآن کریم کے متعلق تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اور اس میں جو اصول دئے گئے ہیں وہ فطرت انسانی کے لحاظ سے جاودانی ہیں اور ان میں مکان و زمان کے لحاظ سے تغیر و تبدل ممکن نہیں۔

مولانا نیاز فتحپوری نے قرآن کریم سے جو "پردہ" کا حکم مستنبط کیا ہے وہ بڑی حد تک صحیح ہے اور ان لوگوں کی تردید کرتا ہے جو چہرہ کا کھلا رہنا بھی ضروریات میں سے سمجھتے ہیں چنانچہ "الاما ظہر" کی تشریح کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:۔

"سب سے پہلی چیز جس کو پردہ بھی نہیں چھپا سکتا عورت کا قدوقامت ہے جس کا تناسب بجائے خود بڑی کشش رکھتا ہے لیکن چونکہ اس کا چھپانا ممکن نہیں اس لئے اصولاً اسے مستثنیٰ ہونا ہی چاہیئے۔ قدوقامت کے بعد اعضاء جسمانی میں سب سے زیادہ اہم ان کے ہاتھ پاؤں ہیں جن پر تمام کاموں کا انحصار ہے اور ان کو چھپایا نہیں جا سکتا لیکن سب سے زیادہ جھگڑے کی چیز چہرہ ہے کہ وہی سب سے زیادہ فتنہ کا سبب ہے اور اس میں آنکھ، ناک، کان بھی شامل ہیں جن سے ہر وقت کام لیا جاتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اسی دشواری کو دور کرنے کے لئے یہ حکم دیا گیا کہ عورتیں اپنی اوڑھنی کا ایک سرا کھینچ کر گریبان تک لے آیا کریں تاکہ اس طرح ان کے خدو خال اور سینے چھپے رہیں۔ اس صورت میں آنکھوں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے، ناک سے ہوا بھی اندر پہنچ سکتی ہے۔ کان میں آواز بھی پہنچ سکتی ہے اور بات بھی کی جا سکتی ہے۔"

اس طرح ہماری دانست میں مولانا نے قرآنی پردہ کا صحیح مفہوم بیان کیا ہے اور جو لوگ چہرے کو بھی "ما ظہر" میں شامل کرتے ہیں اس تشریح کے مطابق ان کا خیال صحیح نہیں ہے اور ہم مولانا سے متفق ہیں کہ "پردہ" میں چہرہ بھی داخل ہے۔ اسکی وجہ قرآن کریم ہی سے آپ نے پیش کی ہے اور عقلی دلیل بھی اسکی تائید میں یہ دی ہے کہ یہی "سب سے زیادہ فتنہ کا سبب ہے۔"

بہر حال مولانا نے قرآنی پردہ کا جو تصور پیش کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ یہ بات ہم نے اس لئے بیان کر دی ہے کہ پردہ کی وضع قطع کے متعلق کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے مختصر الفاظ میں مولانا اس بات کو قرآن کریم سے ثابت شدہ مانتے ہیں کہ پردہ میں چہرہ بھی شامل ہے اور دوسرے زینت کے مقامات بھی شامل ہیں صرف ہاتھ پاؤں ایسے جوارح ہیں جن کا کھلا رہنا ناگزیر ہے۔

اس کے بعد ہم اصل سوال کو لیتے ہیں سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم کا پردے کے متعلق حکم ایسا ہے جس میں زمان و مکان کے لحاظ سے ترمیم ہو سکتی ہے؟ مولانا نے اسکے متعلق جو اپنی رائے ظاہر کی ہے وہ ہم اوپر نقل کر چکے ہیں مگر ہماری رائے میں یہ رائے صحیح نہیں ہے کہ "اس مسئلہ کا تعلق زیادہ تر مردوں کے اخلاق سے ہے" یعنی اگر قوم کے مردوں کا اخلاق بلند ہو تو پردے میں ڈھیل کی جا سکتی ہے۔ اس سوال پر غور کرنے کے لئے یہ دیکھنا نہایت ضروری ہے کہ مردوں کے اخلاق بلکہ خود عورتوں کے اخلاق پر "بے پردگی" سے کوئی اثر پڑتا ہے یا نہیں؟ جب مولانا یہ فرماتے ہیں کہ "چہرہ سب سے زیادہ فتنہ کا سبب ہے" تو اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ "بے پردگی" کا فی الواقع مرد و زن کے اخلاق پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ جن لوگوں میں "بے پردگی" ہے اور عورتوں اور مردوں کا آزادانہ اختلاط جائز سمجھا جاتا ہے ان ہی میں "جنسی بے راہ روی" کا طوفان بپا رہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ "جنسی کشش" نہایت ہی زبردست کشش ہے اور جب تک اس کے راستہ میں رکاوٹیں نہ پیدا کی جائیں معاشرہ کا پاکیزہ رہنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ انہی رکاوٹوں میں سے "پردہ" کو مناسب ترین سمجھا گیا ہے۔ اسلام کا طریق کار منتقمانہ نہیں ہے بلکہ تربیتی ہے اس لئے وہ صرف یہ حکم نہیں دیتا کہ "بدعملی" کی یہ سزا ہے بلکہ وہ "بدعملی" کے ذرائع پر بھی پابندیاں عاید کرتا ہے وہ

(باقی ص ۷ پر)

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

۲ افراد کا قبول اسلام۔ اہم شخصیتوں کو قرآن مجید و دیگر لٹریچر کی پیشکش ماہانہ "احمدیہ نیوز" کا اجراء۔
تعلیمی، تبلیغی و تربیتی دورے غیر مسلم اداروں میں کتابوں کا تقسیم، پبلک جلسوں کا انعقاد

سہ ماہی رپورٹ از اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۱ء

از مکرم مرزا لطف الرحمان واقفِ زندگی توسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

۲۔ ٹیچی مان شہر میں آمد کے بعد خاکسار یہاں کے پیراماؤنٹ چیف سے ملا اس سے تعارف کے علاوہ اسکو مسلمان ہونے کی دعوت دی۔ جواباً اس نے (وہ رومن کیتھولک ہے) کہا کہ میں تمام مذاہب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور میری آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور میرے قیام اور مشن کے بارے میں اپنی ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا۔ اس

۳۔ شہر کے رونگو کے چیف سے بھی ملاقات ہوئی۔ اس سے اپنا تعارف کرایا اور جماعت احمدیہ کی مساعی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض سے ان کو آگاہ کیا اس طرح اپنے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں کی تبلیغی جدوجہد سے بھی ان کو آگاہ کیا۔

۴۔ ریجنل ایجوکیشن آفیسر سے سنیانی (Sunyani) صوبائی مرکز) میں جاکر ملا۔ وہ بڑے خلوص سے پیش آیا اور اپنے پرائمری سکول ٹیچی مان کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔ گفتگو کے دوران اس نے اسی وقت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو ہدایت دی کہ ہمارے احمدیہ پرائمری سکول ٹیچی مان کو زائد اخراجات کے لئے مزید ۲۰ عدد ۶ گرانٹ دے دی جائے ریجنل ایجوکیشن آفیسر نے ہمارے مشن کی ملک میں تعلیمی مساعی کو بہت سراہا۔

۵۔ اپنے سکول کے انتظامی امور کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سے ملنے کے لئے WENCHI گیا اس نے سکول کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ہر ممکن مدد دینے کا وعدہ کیا

۶۔ اپنے ایک تبلیغی و تربیتی دورہ کے دوران NSUATRE کے پیراماؤنٹ چیف سے ملنے گیا۔ اس سے اپنا اور جماعت کا تعارف کرایا۔ یہ چیف خود رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر اسلام کا بڑا مداح ہے۔ چنانچہ میرے پیغام حق پہنچانے کے بعد اگلے روز خود میری قیام گاہ پر آیا اور اسلام سے محبت رکھنے کا اظہار کیا

اور بتایا کہ بوجہ چیف ہونے کے اب وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ چنانچہ اس کو تبلیغ کا موقعہ ملا اور اسلامی لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا۔ بعدہٗ اس نے دعا کرانے پر اصرار کیا۔ چنانچہ خاکسار نے احباب جماعت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور اس کے لئے دعا کی۔ دعا کے معاً بعد اس نے تسلی کا اظہار کیا اور سلسلہ کے لٹریچر کا اس نے باقاعدہ مطالعہ کا وعدہ کیا ٹیچی مان (TECHIMAN) شہر کے تمام بڑے بڑے لوگوں سے تعارف پیدا کیا۔ یہاں کے لوکل کونسل کے چیئرمین سے ملنے گیا اس نے میری آمد پر خوش آمدید کہا اور بحیثیت ڈسٹرکٹ لوکل کونسل کے چیئرمین ہونے کے اس نے ہمارے مشن کی ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا۔

یہاں کے ایک بڑے شامی تاجر مسٹر عزت زبیخی کو جب میری آمد کا علم ہوا تو وہ خود مجھے دارالتبلیغ میں ملنے کے لئے آئے۔ ہمارے سکول کی تعمیر کے سلسلہ میں اس نے ہمارے مشن کی کافی مدد کی۔ ہماری جماعت کے متعلق بعض غلط فہمیاں اس کے دل میں تھیں جن کو دور کیا اور احمدیہ جماعت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی اس کو ترغیب دلائی۔ علاوہ ازیں قرآن مجید مع ترجمہ انگریزی اور کچھ عربی لٹریچر بھی اسکو مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک دن مسٹر عزت زبیخی کے ہاں کھانے پر مدعو تھا وہاں ایک انگریز انجنیئر اور اس کی بیوی سے ملاقات ہوئی اور احمدیت کے متعلق دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ دوران گفتگو ہمارے یورپین مشنز کا بھی تذکرہ ہوا چنانچہ میں نے اپنے البم سے ان کو اپنے یورپین مشنز اور مساجد کے فوٹو دکھائے۔ جنہیں دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے۔ آخر میں انہوں نے اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا وعدہ کیا۔

ایام زیر رپورٹ میں ایک دوست مسٹر احسان اللہ جو کہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور ان کی اہلیہ مسز عائشہ جو ڈنمارک کی ہیں سے ملاقات ہوئی۔ مسز عائشہ نے ہمارے ڈینش بھائی مسٹر عبدالسلام میڈسن کے ذریعہ اسلام قبول کیا تھا۔ ان سے دیر تک تبلیغی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا بعد انہوں نے تسلیم کیا کہ اب منظم کام اور تعداد کے لحاظ سے احمدیہ جماعت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مجالس کا قیام:۔ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ کی مجالس نیز لجنہ اماء اللہ کا قیام کیا۔ ان کے انتخابات کرائے اور ان کے ہفتہ وار جلسوں کا پروگرام بنایا جن میں تقاریر کے علاوہ نماز کے اسباق دئے جاتے رہے۔

تبلیغی و تربیتی مجالس:۔ ایام زیر رپورٹ میں مقامی جماعت کے سات اجلاس منعقد کئے۔ اور تبلیغی و تربیتی دورہ کے دوران چھ تربیتی جلسے کئے۔

در تاریخ ۱۸/۱۹/۲۰ نومبر کو برونگ اہافو ریجن کی بڑے پیمانہ پر ایک سہ روزہ کانفرنس خاکسار نے بلائی۔ جماعت کے احباب و مستورات تینوں روز ایک جلوس کی صورت میں سفید کپڑے پہنتے ہوئے شہر کی سڑکوں پر حمد الٰہی کی حمد اور رسول اکرمؐ کی شان میں نعتیں اور احمدیہ جماعت کے ترانے گاتے ہوئے جھنڈے لگاتے ہوئے جلسہ گاہ میں آئے اور اس طرح اکثر غیر احمدی مرد اور عورتیں جلسہ میں شرکت کے لئے آجاتیں۔ ان تینوں روز شہر میں اچھی خاصی گہما گہمی رہی۔ ان اجلاسوں میں مختلف احباب کی تقاریر ہوئیں۔ جو تربیتی و تبلیغی عنوانات پر تھیں۔ خاکسار نے اس موقعہ پر جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور جماعت کے دوستوں کو تبلیغی و تربیتی مساعی کو تیز تر کرنے کی تلقین کی۔ اور اس موقعہ پر تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا اور ونگ رہا تو رجن کے مرکزی دارالتبلیغ کی تعمیر کے لئے تحریک کی احباب و مستورات نے خاکسار کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس وقت دارالتبلیغ

کلماتِ طیباتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صحبتِ صالحین کی غرض

"اللہ تعالےٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی بلکہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا۔ جب تک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے اور یہ اس لئے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافق حال تقریر ناصح کے منہ سے نہیں نکلا کرتی۔ کوئی وقت ایسا آجاتا ہے کہ اس کی سمجھ اور فہم کے مطابق اس کے مذاق پر گفتگو ہو جاتی ہے جس سے اُس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے اور اگر آدمی بار بار نہ آئے۔ اور زیادہ دنوں تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اس کے مذاق کے موافق نہیں ہے اور اُس سے اس کی بد دلی پیدا ہو اور وہ حُسنِ ظن کی راہ سے دُور جا پڑے اور ہلاک ہو جائے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۳)

کی تعمیر کے لئے ۷۷ پونڈ نقد ادا کئے۔ اور پونے تین صد پونڈ کے وعدے لکھوائے اسی طرح تحریک جدید کے نئے سال کے لئے ۶۰ پونڈ سے زیادہ کے وعدے لکھوا دیئے خدا تعالیٰ اس جماعت کے اخلاص میں برکت ڈالے آمین

تبلیغی و تربیتی دورہ

اس عرصہ میں خاکسار نے اپنے ریجن کے مغربی حصہ کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں مختلف مقامات پر چھ جلسے کئے۔ ان میں سے خاص طور پر Snuatre کے جلسے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہے اور بفضلہ تعالیٰ اہالیان سوٹرے کو اچھی طرح پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اس دورہ میں علاوہ احباب جماعت سے ملنے کے انفرادی طور پر لوگوں کے گھروں میں جا کر پیغام حق پہنچایا

اشانٹی کے علاقہ کے احمدیوں نے ایک سالانہ کانفرنس بیاتی میں منعقد کی۔ اس میں اشانٹی کی جماعت کے علاوہ برونگ اہافو کے نمائندے بھی کثرت سے شریک ہوئے خاکسار نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی خطبات جمعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے دیئے جاتے رہے۔ اور جمعہ کے روز جماعت کے احباب اٹھارہ اٹھارہ میل سے جمعہ کی نماز کے لئے آتے رہے۔ خطبات جمعہ اکثر تربیتی نوعیت کے ہوتے رہے

متفرق امور

(۱) یہاں کی جماعت کے ایک دوست امام ابوبکر کی اہلیہ کی وفات پر اس کی تدفین کے لئے خاکسار جنازہ کے ساتھ قبرستان تک گیا۔ قبرستان میں اس قدر جھاڑیاں اور آٹھ آٹھ دس دس فٹ اونچا گھاس اگا ہوا تھا کہ قبر تک پہنچنا محال تھا چنانچہ وہیں خاکسار نے مرحومہ کے لواحقین کو صبر و تحمل کی تلقین کرنے کے بعد قبرستان میں سے جنگل کو صاف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ وقار عمل کے لئے ایک اتوار کا دن مقرر کیا گیا۔ اس روز سب مجالس کے ممبر ان وقار عمل کے لئے قبرستان گئے اور ۳ گھنٹہ کے قریب وقت میں قبرستان کا قریباً ۲۲ ہزار مربع فٹ رقبہ بالکل صاف کر دیا۔ اور آئندہ کے لئے پروگرام بنایا گیا کہ یہاں ایک خوبصورت باغ بنایا جائے۔

اس وفات کے موقعہ پر جماعت نے مجھ سے خواہش کی کہ مرحومہ کے جو مشرک و عیسائی لواحقین تعزیت کے لئے جمع ہوئے ہیں انہیں کچھ نصائح کر دوں۔ مرحومہ چونکہ مال کے پیرامونٹ چیف کی رشتہ میں بہن تھی اور تعزیت کرنے والوں میں چیف بھی موجود تھا۔ چنانچہ قریباً ایک گھنٹہ تک میں نے اسلام کی روشن اور واضح تعلیمات کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور اسلام قبول کرنے پر زور دیا اور ان لوگوں کو بتایا کہ ہمارا مذہب تمام بری رسومات کے خلاف ہے۔

(۲) موجودہ دار التبلیغ جو کہ نہایت بری خستہ حالت میں تھا۔ جماعت کے احباب نے مل کر کئی دفعہ وقار عمل منایا۔ اور مرمت کر کے کسی حد تک اس کو قابل رہائش بنایا اسی طرح مسجد کے اردگرد کے علاقہ کو دو دفعہ وقار عمل کر کے صاف کیا گیا۔

(۳) ایام زیر رپورٹ میں مختلف سرکاری افسروں سے نئے دار التبلیغ کے لئے موزوں جگہ کے حصول کے لئے ملا۔ اور کوشش جاری رہی۔

(۴) مورخہ ۱۷ اکتوبر سے ہفتہ میں چار روز لوکل کونسل کے مڈل سکول میں بچوں کو دینیات کے گھنٹے میں پڑھانا شروع کیا۔ اور سکول کے ہیڈ ماسٹر اور دیگر اساتذہ سے تعارف پیدا کیا۔

(۵) دسمبر کے تیسرے ہفتہ میں خاکسار یہاں سے سالٹ پانڈ چلا گیا (کیونکہ مکرم امیر صاحب نے غانا کے سالانہ جلسہ پر منعقد ہونے والی نمائش کے جملہ انتظامات خاکسار کے سپرد کئے تھے جنہیں سرانجام دینا تھا) نمائش کے سلسلہ میں خاکسار کو کیپ کوسٹ اور اکرا جانا پڑا۔ اکرا کے قیام کے دوران DIE ZUGSPITS TROUPE کے مینیجر جو کہ غانا میں مغربی جرمنی سے آئے تھے کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محترم قریشی صاحب ہمراہ تھے۔ اس کے ساتھ جرمن زبان میں گفتگو ہوئی۔

(۶) نمائش کے لئے لٹریچر اور قصاویر کو ترتیب دی۔ نیز سالٹ پانڈ کی ساری مسجد میں محترم برادرم قاضی مبارک احمد صاحب کی مدد سے قالین بچھا کر مسجد کے فرش کو مزین کیا۔ (باقی)

درخواست دعا

ہمارے علاقہ کے بعض نہایت مخلص احمدی بیمار ہیں مثلاً

مکرم محمد افضل صاحب وکیل یادگیری کو دو ماہ سے قلبی عارضہ کی شکایت ہے۔ مکرم ابراہیم عبد اللہ صاحب آف دیگور ضلع رتنا گیری کی نزول الماء سے بصارت تقریباً زائل ہو چکی ہے۔ مکرم امام حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خند گڑھ ضلع بلگام کی صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے بے حد نقاہت کی شکایت ہے۔ تمام احباب جماعت سے ان مریضوں کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے

حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ شموگہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
سے
چند اصحاب کی ملاقاتیں

از مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ

گزشتہ پندرہ بیس دنوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد صحابہ کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ چند ملاقاتوں کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ایک لمبے عرصہ سے قادیان سے تشریف لائے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دوران ملاقات حضور نے ان سے صلاح پور (قادیان) کے رہنے والے ایک صاحب بھگت سنگھ کا حال دریافت فرمایا۔ جو یہ بتایا کرتے تھے کہ حضرت مرزا صاحب کے والد صاحب سے جب کوئی مرزا صاحب کا حال دریافت کرتا تو وہ فرماتے مجھے تو یہ فکر ہے کہ یہ کھائیگا کہاں سے۔ مکرم مولوی صاحب نے بتلایا کہ یہ شخص فوت ہو چکا ہے۔

حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا اپنے گاؤں تھہ غلام نبی اور فیض اللہ چک کی طرف جانے کا کبھی اتفاق ہوا ہے مکرم مولوی صاحب نے بتلایا کہ اس طرف جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ہاں دریا کی جانب کئی مرتبہ شکار کے لئے جانے کا موقعہ ملا ہے پھر حضور قادیان کے سکھ یا ہندو ل پرتاپ سنگھ اور بخشیش سنگھ اور پنڈت ملاوال کے بچوں کے حالات دریافت فرماتے رہے اسی طرح سیٹھ پیارے لال وغیرہ کے متعلق دریافت فرمایا

(۲) محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر سابق صوبہ سرحد اور مکرم شمس الدین خان صاحب کو بھی حضور نے شرف ملاقات بخشا اور مرید ضلع امرتسر کے میاں محمد یوسف صاحب کے متعلق بھی دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ کچھ عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں پھر حضور نے مکرم قاضی صاحب سے مکرم مولوی غلام حسن خان صاحب مرحوم سے ان کے شاگردی کے تعلقات کا بھی ذکر فرمایا۔

(۳) سیرالیون سے آمدہ احمدی دوست اور لائبیریا کے ایک عیسائی دوست اور ڈنمارک کے احمدی دوست کو بھی حضور نے شرف ملاقات بخشا۔

(۴) مکرم سید سردار شاہ صاحب ساکن شاہ مسکین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور دعا گو صحابی ہیں اپنی ایک خواب کی بناء پر خواہش کی کہ انہیں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور کی صحت کیلئے دعا کرنے کا موقعہ دیا جائے چنانچہ حضور نے ان کو اجازت عطا فرمائی اور انہوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی خواب کے مطابق حضور کی صحت کے لئے دعا کی۔

(۵) ایک اور صحابی مکرم شیخ محبوب الرحمٰن صاحب بھی حضور سے ملاقات کی غرض سے تشریف لائے حضور نے ان کو دیکھتے ہی دریافت فرمایا کہ کیا ان کا وطن بھگواڑہ کے پاس تھا؟ انہوں نے بتلایا کہ حضور درست ہے۔ ہمارے والد صاحب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم حاجی پور متصل بھگواڑہ ضلع جالندھر میں ہی ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی ایک خواب حضور کو سنائی حضور سنتے جاتے اور ساتھ ہی ساتھ تعبیر کے طور پر اظہار خیال بھی فرماتے جاتے۔ خواب میں فضل احمد اور سمیع اللہ نامی دو اشخاص کے علاوہ حضور کی حرم محترم سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کا بھی ذکر تھا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مبشر خواب ہے تمام نام مبشر ہیں نیز فرمایا بشریٰ بیگم میر عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی ہیں۔ اور ولی اللہ شاہ صاحب کی بھتیجی ہیں۔ یہ دونوں نام بھی اچھے ہیں۔

(۶) محمد منشی خان صاحب پنجابی شاعر بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنی تیار کردہ پنجابی نظم کے چند اشعار سنائے جن کو حضور سنکر بہت محظوظ ہوئے۔

(۷) جب سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے ان سے اپنی لاہور والی کوٹھی کی تکمیل اور اس کے ماحول کے متعلق بھی دریافت فرمایا اور حالات معلوم کئے۔

(۸) مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بھی حضور سے ملنے کے لئے حاضر ہوئے وہ مشرقی پاکستان جا رہے تھے۔ احباب کو معلوم ہے کہ مجلس شوریٰ کے ایام میں انہوں نے اپنے خرچ پر مشرقی پاکستان جانا منظور کیا تھا۔ حضور نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا کہ آپ کے خسر میاں کریم بخش صاحب اکثر قادیان آیا کرتے تھے۔ نیز ان کے بیٹے جو لندن میں ہیں ان کے متعلق اور ان کے جس بچے نے انکو حج کروانے کا وعدہ کیا ہوا ہے ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ اور ان کے مشرقی پاکستان جانے پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

خاکسار عبد الرحمٰن انور پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

پردہ اور اسلام

(منقول از ماہنامہ نگار لکھنؤ ماہ اپریل ۱۹۶۲ء)

نوٹ:- اس مضمون کے سلسلے میں ص ۲ پر ایڈیٹوریل ملاحظہ فرمائیں

سوال: عورتوں کو پردہ میں رکھنے کا رواج مسلمانوں میں کب سے پایا جاتا ہے اور از روئے شریعت پردہ کس کو کہتے ہیں یعنی عورت کے جسم کے کون کون سے حصوں کو چھپا رہنا چاہیئے، خصوصیت کے ساتھ چہرہ کو کہ اس کے متعلق مختلف لوگ مختلف رائے رکھتے ہیں۔ (سید زاہد علی اکولہ)

جواب:- اس میں شک نہیں پردہ کے بارے میں اختلاف آراء پایا جاتا ہے لیکن اگر تمام روایات و دلائل سے قطع نظر صرف قرآن پاک کو سامنے رکھا جائے تو یہ مسئلہ ایسا نہیں کہ اس میں اختلاف کی گنجائش ہو۔

رسول اللہ کے منصب نبوت عطا ہونے سے پہلے ایام جاہلیت میں عرب کی عورتیں پردہ نہیں کرتی تھیں اور زندگی کی دوڑ دھوپ میں وہ مردوں کے دوش بدوش رہتی تھیں لونڈیوں کا رواج بہت کم تھا اس لئے تجارت، زراعت، مویشیوں کی دیکھ بھال۔ خورد و نوش کے انتظام۔ بچوں کی پرورش اور قبائلی لڑائیوں میں گھر کی بیویاں ہی سارا کام کرتی تھیں اور عربوں کی عائلی زندگی میں وہ بڑی اہمیت رکھتی تھیں۔

پھر ظاہر ہے کہ جس قوم کے مرد زندگی بسر کرنے کے لئے اتنی جد و جہد پر مجبور ہوں گے ان کی عورتیں کیونکر اطمینان سے پردہ میں بیٹھ سکتی ہوں گی اور پردہ کی پابندی کرتے ہوئے وہ کس طرح مردوں کی مدد کر سکتی ہوں گی۔

لیکن سماجی و اخلاقی حیثیت سے وہ حد درجہ پست حالت میں تھی اور جانوروں سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ چونکہ بے پردگی عام تھی اور عورتیں آزادی کے ساتھ مردوں سے مل سکتی تھیں اس لئے جنسی لحاظ سے وہ بالکل بازار کی چیز ہو کر رہ گئی تھی عشق و محبت تو خیر کیا لیکن بوالہوسی کا بازار گرم تھا اور اونچے سے اونچے خاندان کی لڑکیاں بھی اس سے محفوظ نہ تھیں ان پر ہر شخص فریفتہ ہو سکتا تھا ان کے حسن اور کرشمہ و ناز کی تعریف میں اشعار لکھ کر ہر شخص اظہار عشق کر سکتا تھا اور مل سکتا تھا۔ یہاں تک کہ اس سلسلہ میں انتہائی بے حیائی کے فحش الفاظ کا استعمال بھی علانیہ کر سکتے تھے۔ یہ ایسی معمولی بات تھی جس کو بڑے سے بڑے شیوخ قبائل بھی گوارا کر لیتے تھے۔ اس اخلاقی کمزوری کا سبب یہ تھا کہ تعدد ازدواج ان کی معاشرت کا ضروری جزو تھا اور کئی کئی بیویاں رکھنے کے بعد بھی وہ گھر سے باہر بدتمیزیوں میں مبتلا رہتے تھے وہاں فحاشی کے اڈے بھی کم نہ تھے جہاں غلام عورتوں کی عصمت کا سودا ہوا کرتا تھا یہاں تک کہ ان لونڈیوں کو بھی جو لڑائی سے حاصل ہوتی تھیں مجبور کیا جاتا تھا کہ اپنے جسم کا سودا کر کے روپیہ کمائیں اور اپنے مالکوں کو دیں۔

اس باب میں مردوں کی بے غیرتی اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ اگر کسی بیوی سے ان کی اولاد نہ ہوتی تھی تو اسے اجازت تھی کہ کسی دوسرے مرد سے مل کر حاملہ ہو جائے اسے ان کی اصطلاح میں "استبضاع" (یعنی استعمال نطفہ) کہتے تھے۔

نظام معاشرہ میں عورت کی حالت اس سے بدتر تھی۔ ماں باپ یا شوہر کی جائیداد میں اس کا کوئی حصہ نہ تھا اور مائیں بہنیں بھی تقسیم ہو جاتی تھیں۔ جو شخص انہیں ترکہ میں پاتا تھا اسے اختیار ہوتا تھا خواہ خود ان سے شادی کرے یا کسی اور سے بیاہ دے۔ یہاں تک کہ سوتیلی ماں سے شادی کر لینا بھی نامعیوب نہ تھا۔ طلاق کی صورت یہ تھی کہ ایک مرد ہزار بار عورت کو طلاق دے کر ہزار بار اس سے شادی کر سکتا تھا۔ اگر کبھی ماں یا بہن کہہ کر اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیتا تھا تو نہ اسے طلاق دیتا تھا، نہ اس سے بات کرتا تھا اور وہ اپنی ساری عمر انتہائی کس مپرسی کے عالم میں گزار دیتی تھی۔

جب رسول اللہ مبعوث ہوئے اس وقت بھی حالت یہی تھی اور آپ نے شدت سے محسوس کیا کہ عورت کی تمام بے پردگی اور مرد و زن کے آزادانہ اختلاط نے کتنی بے حیائی و بے شرمی پھیلا رکھی ہے چنانچہ اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں سب سے پہلی زحمت آپ نے اس طرف توجہ فرمائی۔

ظاہر ہے کہ آپ کی مکی زندگی بڑی خلفشار و مصیبت کی زندگی تھی۔ کفار سے جان بچانا ہی مشکل تھا چہ جائیکہ آپ کسی اصلاح کی طرف متوجہ ہو سکتے۔ لیکن اس کے بعد جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں فی الجملہ کچھ چین نصیب ہوا۔ لیکن نہ اس قدر کہ آپ اطمینان سے بیٹھ کر معاشرہ کی اصلاح کی طرف توجہ فرما سکتے۔ آخر کار جب اسی فکر و تردد میں چار سال گزر گئے تو پانچویں سال سورہ نور نازل ہوئی۔ جو خصوصیت کے ساتھ احکام پردہ ہی سے متعلق تھی۔

اس باب میں دو آیتیں ہیں:-

"قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم"

.....وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او آبائھن او آباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النساء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن"

(مومنین سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں۔ اپنی آرائش جسم و لباس کو ظاہر نہ کریں۔ سوا اس حصہ کے جس کا ظاہر ہو جانا ناگزیر ہے۔ اپنی اوڑھنیوں کو سرکا کر گریبانوں تک لے آئیں اور اپنی زینت کو صرف اپنے خاوندوں پر ظاہر کریں یا اپنے باپ پر یا اپنے سسر پر یا اپنے سوتیلے بیٹوں پر یا بھائیوں پر یا بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا ان کی عورتوں پر۔ یا غلاموں پر۔ یا ایسے ملازموں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے۔ یا ایسے لڑکوں پر جو ابھی بالغ نہیں ہوئے ہیں اور نہ اپنے پاؤں زمین پر زور زور سے اس طرح ماریں کہ ان کی چھپی ہوئی زینت ظاہر ہو جائے)

میں سمجھتا ہوں کہ پردہ کے باب میں کوئی تفصیل ایسی نہیں ہے جو ان آیتوں میں موجود نہ ہو اور یہ سب کچھ اتنے کھلے ہوئے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہونا چاہیئے۔

سب سے پہلے تو شرم و حیا کی یہ اصولی تعلیم دی گئی ہے کہ مرد و عورت کا جب سامنا ہو یا پاس سے گذریں تو دونوں اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور جنسی خواہش کو ابھرنے نہ دیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہتر نفسیاتی و عملی تعلیم کوئی دوسری نہیں ہو سکتی کیونکہ جب مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں تو نہ کوئی برا خیال دل میں پیدا ہو گا اور نہ عفت و عصمت کا [illegible] جذبہ مجروح ہو سکے گا۔

اس اصولی تعلیم کے بعد اس کی صراحت بھی کر دی گئی ہے کہ پردہ کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ غیروں پر اپنی زینت و آرائش کی نمائش نہ کریں اور گھونگٹ اتنا لمبا کریں کہ گریبان تک پہنچ جائے اور جب چلیں تو دبے پاؤں چلیں تاکہ ان کی پازیب وغیرہ کی جھنکار دوسروں کے کان تک نہ پہنچ سکے۔

اس میں شک نہیں کہ یہ آیات اتنی صریح ہیں اور ان کا مفہوم اس قدر واضح ہے کہ ان میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں لیکن صرف ایک فقرہ ان آیات میں ایسا ہے جس پر گفتگو ہو سکتی ہے اور اس کی توجیہہ و تاویل میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اور وہ فقرہ "الا ما ظھر منھا" کا ہے۔ یعنی جسم کے اس حصہ کی زینت جس کا ظاہر ہونا ناگزیر ہے پردہ سے مستثنیٰ ہے۔

اب آئیے غور کریں کہ وہ جسم کا کونسا حصہ ہے جس کا کھل جانا یا ظاہر ہونا ناگزیر ہے۔

سب سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ ان آیات سے عورتوں کا پاؤں توڑ کر گھر میں بیٹھ جانا مراد نہیں ہے ورنہ اگر صورت یہ ہوتی تو پھر اتنی لمبی چوڑی ہدایت کی کیا ضرورت تھی صرف اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ عورتیں گھروں کے اندر بند رہیں اور باہر آنا جانا بالکل موقوف کر دیں یہ احکام ان ضروریات زندگی کو سامنے رکھ کر نافذ کئے گئے تھے جن کی بنا پر عورتوں کا باہر نکلنا ضروری تھا۔ اس وقت کی معاشرت کے لحاظ سے عورتیں باہر نکل کر کھیتوں میں کام کرتی تھیں مویشیوں کی دیکھ بھال پر مجبور تھیں چشموں سے پانی بھر بھر لاتی تھیں بازار سے سودا سلف لاتی تھیں۔ لڑائیوں میں زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ الغرض اپنی بساط بھر تمام وہ کام کرتی تھیں جو مردوں کی سہولت و آسانی کے لئے کرنا چاہیئے اور اسی نظام معاشرہ کو ملحوظ رکھ کر پردہ کا حکم نازل ہوا ہوگا۔

پھر جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ ان آیات سے مراد عورتوں کا گھر میں مقید کر دینا نہیں بلکہ ان کو آزادی سے باہر نکلنے اور چلنے پھرنے کی بھی اجازت ہے تو یقیناً "الا ما ظھر منھا" کا فقرہ زیر بحث آ جاتا ہے کہ اس سے وہ کونسا حصہ جسم مراد ہے جس کا کھل جانا ناگزیر ہے۔ اور آیا اس میں چہرہ شامل ہے یا نہیں۔

سب سے پہلی چیز جس کو پردہ بھی نہیں چھپا سکتا۔ عورت کا قد و قامت ہے جس کا تناسب بجائے خود بڑی کشش رکھتا ہے لیکن چونکہ اس کا چھپانا ممکن نہیں اس لئے اصولاً اسے مستثنیٰ ہونا ہی چاہیئے۔ قد و قامت کے بعد اعضاء جسمانی میں سب سے زیادہ سیم و ناز کے ہاتھ پاؤں ہیں جن پر تمام کاروبار کا انحصار ہے اور ان کو چھپایا نہیں جا سکتا لیکن سب سے زیادہ جھگڑے کی چیز چہرہ کو ہی ہے جو سب سے زیادہ فتنہ کا سبب ہے اور اس میں آنکھ ناک کان بھی شامل ہیں جن سے ہر وقت کام لیا جاتا ہے

میں سمجھتا ہوں کہ اسی دشواری کو دور کرنے کے لئے یہ حکم دیا گیا ہے کہ عورتیں اپنی اوڑھنی کا ایک سرا کھینچ کر گریبانوں تک لے آیا کریں تاکہ اس طرح ان کے خد و خال اور

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۰ ڈیری فارم (نونگ) کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۰ ڈیری فارم (نونگ) ضلع گجرات کا سالانہ جلسہ مورخہ ۸/۷ اپریل بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس ۷ اپریل بوقت ۸ تا ۱۲½ بجے رات زیر صدارت مکرم شیخ منور حسین صاحب ایڈووکیٹ آف منڈی بہاؤالدین منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی محمد سعید صاحب معلم حلقہ نے کی نظم مولوی بشارت اللہ صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد بیرقا ابنی مسلم کے مختلف پہلوؤں پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مربی حلقہ منڈی بہاؤالدین اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے دلنشین پیرایہ میں لیکچر دیئے۔

مورخہ ۸ اپریل ۹½ بجے صبح تا ۱½ بجے دوپہر زیر صدارت مکرم کپتان محبت خاں صاحب دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام۔ ماموریں الٰہی کی صداقت کے معیار وغیرہ مضامین پر مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مربی۔ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے تقاریر فرمائیں۔

جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کا تسلی بخش انتظام تھا۔ صرف مقامی احمدی جماعت اور غیر از جماعت احباب نے ہی جلسہ میں شرکت کی۔ بلکہ بیرونی کئی ایک مقامات سے بھی کافی تعداد میں احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ مہمانوں کی رہائش و طعام کا مقامی جماعت کی طرف سے خاطر خواہ انتظام تھا۔ الحمد للہ کہ ہمارا یہ جلسہ ہر لحاظ سے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(محمد یوسف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ڈیری فارم (نونگ) ضلع گجرات)

نتیجہ تعلیم القرآن کلاس منعقدہ رمضان المبارک ۱۹۶۲ء

اس سال تعلیم القرآن کلاس میں صرف دس لڑکیاں شامل ہوئیں۔ کم و بیش اتنی ہی تعداد کلاس میں حاضر ہوتی رہی تھی۔ افسوس ہے کہ اس دفعہ اس کلاس میں باہر سے کوئی لڑکی شامل نہیں ہوئی۔ جس کی بڑی وجہ شاید مڈل کے امتحان تھے جو انہیں دنوں میں ہو رہے تھے پھر بھی جو لڑکیاں امتحان کے بعد میں کلاس میں داخل ہوئیں انہوں نے بڑی محنت سے پڑھائی کی اور سب کی سب کامیاب ہو گئیں۔ ان میں بشریٰ رشید صاحبہ ربوہ ۳۰۴ نمبر لے کر اول آئیں اور طیبہ صدیقہ صاحبہ ۲۸۶ نمبر لے کر دوم آئیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور انہیں دین کا زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ صرف احمد نگر سے ایک لڑکی باہر کی لجنات میں سے شامل ہوئی۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نام طالبات	کل مجموعہ نمبر حاصل کردہ	نام طالبات	نمبر حاصل کردہ
ناصرہ جان احمد نگر	۲۱۷	راشدہ بیگم صاحبہ	۱۴۶
زینب بی بی صاحبہ بھٹی کوٹ سلطان	۲۱۸	مسعودہ بیگم	۹۸
بشریٰ رشید صاحبہ۔ ربوہ	۳۰۴ اول	امۃ السلام	۲۸
بشریٰ صدیقہ صاحبہ	۱۱۷	صرف ایک مضمون کا امتحان دیا	
طیبہ صدیقہ صاحبہ	۲۸۶ دوم	آنسہ ممتاز صاحبہ	۱۷۰
امۃ النور صاحبہ	۲۶۳ سوم		

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!

لمبی عمر پانے کی خواہش ایک طبعی اور مبارک خواہش ہے کیا معلوم آئندہ آنے والی کونسی گھڑی میں گناہوں سے تائب ہونے کی توفیق مل جائے اور خداداد صلاحیتیں آئندہ تعمیری کاموں میں بروئے کار لا کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی بن جائیں۔ لہٰذا اسی نیک مقصد کے حصول کے لئے میں خدائے حکیم "ما ینفع الناس فیمکث فی الارض" کے نسخہ کو آزمانے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس کے نتیجہ میں جہاں مصیبت زدوں کے دکھی دل آپ کے وجود سے ایک گونہ تسلی اور اطمینان محسوس کریں گے وہاں آپ خدا تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں آ جائیں گے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

دفتر خدمت خلق۔ ربوہ

فہرست مجاہدین تحریک جدید ممالک بیرون پاکستان

(سال ۲۸/۱ قسط سوم)

نمبر شمار	نام کارکن	مقام	سال	رقم
۵۲	مسٹر کے۔ بی احمد صاحب	برما و رنگون وعدہ	سال ۲۶/۱۴	۷۹ — ۰۰ برمی روپیہ
۵۳	اے این میر محمد صاحب	//	//	۱۵۷ — ۰۰
۵۴	امیر احمد صاحب	//	//	۲۳ — ۰۰
۵۵	ناصر احمد صاحب مع اہلیہ و بچگان	//	//	۱۱۳ — ۰۰
۵۶	کے۔ بی صبور علی صاحب	//	//	۲۱ — ۵۰
۵۷	عبدالحمید صاحب	//	//	۱۳ — ۰۰
۵۸	محمد سلیمان صاحب مع اہلیہ صاحبہ	//	//	۲۴ — ۰۰
۵۹	محمد حسن صاحب مع اہلیہ و بچگان	//	//	۲۶ — ۰۰
۶۰	ڈی عبدالغنی صاحب // //	//	//	۷۰ — ۰۰
۶۱	ڈی عبدالستار صاحب // //	//	//	۴۴ — ۰۰
۶۲	// اسماعیل صاحب // //	//	//	۲۶ — ۰۰
۶۳	// رحیم صاحب // //	//	//	۶۱ — ۰۰
۶۴	// ابراہیم صاحب مرحوم	//	//	۳۸ — ۰۰
۶۵	کے۔ او ایم احمد سلطان	//	//	۲۶ — ۰۰
۶۶	کے۔ او۔ ایم ابوبکر صاحب	//	//	۵۵ — ۰۰
۶۷	// // عبدالرزاق صاحب	//	//	۵۲ — ۰۰
۶۸	ایم۔ اے قادر صاحب مع اہلیہ صاحبہ	//	//	۶۷ — ۰۰
۶۹	شیخ داؤد // صاحب مع اہلیہ صاحبہ	//	//	۷۳ — ۰۰
۷۰	سید ابراہیم صاحب	//	//	۸ — ۵۰
۷۱	محمود مول گو صاحب مع اہلیہ صاحبہ	//	//	۶۵ — ۰۰
۷۲	عبدالجبار صاحب	//	//	۸ — ۵۰
۷۳	شوکت علی صاحب	//	//	۱۴ — ۰۰
۷۴	یحییٰ صاحب	//	//	۱۴ — ۰۰
۷۵	ایس۔ اے قادر صاحب	//	//	۶ — ۵۰
۷۶	عزت علی صاحب	//	//	۱۸ — ۰۰
۷۷	حاجی عبدالرحمان صاحب	//	//	۸ — ۰۰
۷۸	زلیخا بی بی صاحبہ	//	//	۸ — ۰۰
۷۹	والدہ صاحبہ کے بی احمد صاحب	//	//	۱۶ — ۰۰
۸۰	کے۔ او۔ ایم ابراہیم صاحب	//	//	۳۲ — ۰۰
۸۱	مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ مع اہلیہ و بچگان	برٹش گی آنا	//	۵۹ — ۰۰
۸۲	مولوی محمد صدیق صاحب شاہد	سیرالیون	وعدہ مع ادائیگی	۱ — ۱۱ — ۰ لیون
۸۳	Mo. F. Banya	//	//	۱ — ۳ — ۱
۸۴	Alpha A.S. Faika	//	//	— ۱۲ — ۰
۸۵	Mo. Mamoha	//	//	۰ — ۱۰ — ۰
۸۶	M. Sulemane Sandi	//	//	۰ — ۵ — ۰
۸۷	Pa. Foday Sabbu	//	//	۱ ۰ — ۵
۸۸	Mo. Sawaray Limmi	//	//	۰ — ۱۰ — ۰
۸۹	Mo. Brima Idris	//	//	۰ — ۱۰ — ۰
۹۰	Mo. Idris Mamajo	//	//	۰ — ۴ — ۰
۹۱	Mo. Foday Bala	//	//	۰ — ۵ — ۰
۹۲	Madam Patamata Sandi	//	//	۰ — ۴ — ۰
۹۳	Mo. Yusuf Bandajuma	//	//	۰ — ۵ — ۰
۹۴	Mo. Bomba Lersma	//	//	۱ — ۰ — ۰
۹۵	Mo. Brima Kaba	//	//	۰ — ۵ — ۰

(بقیہ "لیڈر" صث ۲)

صرف یہ نہیں کہتا کہ کسی عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ وہ انسان کو اس آزمائش ہی میں نہیں ڈالتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ زندگی میں عورت کی طرف مطلق دیکھو ہی نہیں اور نہ عورتیں مردوں کو دیکھیں۔

جنسی کشش جیسا کہ ہم نے کہا ہے تمام کششوں سے زیادہ زبردست ہوتی ہے۔ عام معاشرہ کے معیار میں اس کی وجہ سے رکاوٹیں پیدا ہونا نہایت اغلب ہیں۔ اسلئے اسلام نے تہذیب نفس کے لئے ضروری سمجھا ہے کہ اس پر پہرے بٹھائے جائیں اور مردوں اور عورتوں کے آزادانہ اختلاط پر پابندی لگائی جائے اور یہ پابندی پردہ کی صورت میں لگائی گئی ہے۔ یہ انسانی فطرت اور انسانی معاشرہ کا سوال ہے اس لئے پردہ کا مسئلہ کوئی زمانی یا مکانی استثنا کا متحمل نہیں ہے۔ سوا اس کے کہ جب بے پردگی ناگزیر ہو محض اسلئے کہ اب مردوں کا اخلاق بڑا بلند ہو گیا ہے "بے پردگی" کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ مولانا نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ

"عورتوں مردوں کا موجودہ اختلاط جس کا تعلق صرف سوسائٹی کی تفریح اور کلب کی زندگی سے ہے قطعی ناجائز ہے اور وہ عورتیں یا لڑکیاں جو محض لطف زندگی حاصل کرنے کے لئے نقاب الٹ کر سامنے آگئی ہیں یقیناً ننگ اسلام وانسانیت ہیں"۔

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ فی الواقعہ آج مسلمانوں میں بھی یہ برائی پھیل رہی ہے ورنہ اس تہدید کی ضرورت نہ تھی۔ لہذا ضروری ہے کہ "اگر مگر" کے بغیر مسلمان حتی الوسع پردہ کی پابندی کریں اور بے پردگی کی بڑھتی ہوئی رو کو روکیں وگرنہ جس برائی کو اسلام نے روکنے کے لئے پردہ کا حکم دیا ہے وہ ان میں بھی وبا کی طرح پھیل جائیگی اور وہ پاکیزہ معاشرہ رونما نہیں ہو سکیگا جس کو اسلام برپا کرنا چاہتا ہے

ایسا پاکیزہ معاشرہ اسی وقت برپا ہو سکتا ہے جب ہم پردہ کے متعلق اسلامی احکام کی پابندی کریں اور برپا ہو کر اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب تک ان احکام کی پابندی ہوتی ہے یہ دنیا انسان کے لئے ایک آزمائش گاہ ہے اور یہاں کبھی یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ عورت عورت اور مرد مرد رہ کر یہ حالت ہو جائے کہ "پردہ" کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اور اس صورت میں کہ مرد و عورت میں جنسی رجحانات بالکل مردہ ہو جائیں اور مرد مرد اور عورت عورت نہ رہے

اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ کیا پردہ ترقی میں حائل ہے۔ اس کا جواب مسلمانوں کی تاریخ دیتی ہے کہ ہرگز نہیں۔ پردہ کے باوجود مسلمان عورتیں مردوں کے دوش بدوش عظیم کام کرتی رہی ہیں۔ آج بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ مرد عورتوں کی قدرتی ساخت کو فراموش نہ کیا جائے اور دونوں کے سپرد ایسے کام رہیں جو مرد و زن کے باہم امتیازات کو نظر انداز نہ کریں۔

بہرحال ہمارے نزدیک مولانا فتحپوری کا مضمون متوازن اور بڑی حد تک قرآن کریم کے صحیح فہم پر دلالت کرتا ہے جس میں زیادہ اختلاف کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

رقم	سال	مقام	نام رکن	نمبر شمار
۰-۱۰-۰ لے	وعدہ برائے ادائیگی	سیرالیون	Madam Adama	۹۶
۰-۱۰-۰	"	"	Mo. Shakm Kamara	۹۷
۰-۱۲-۰	"	"	Mo. Alu Kamara	۹۸
۱-۰-۰	"	"	Mo. Yusaf Sheriff	۹۹
۱-۰-۸	"	"	Mo. Moyuie	۱۰۰
۰-۱۱-۰	"	"	Mo. Lahai Mansaray	۱۰۱
۰-۱۰-۰	"	"	Mo. Abdul Gamanga	۱۰۲
۰-۱۵-۰	"	"	Mo. Lamin Kallon	۱۰۳
۰-۴-۰	"	"	Pa Sardu Goldsmith	۱۰۴
۰-۵-۰	"	"	Mo. Abdulai Sesay	۱۰۵

غیر حاضر طلبا مراعات سے محروم رہینگے

ڈھاکہ ۱۷ اپریل۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے حکام نے حکومت کے اس فیصلہ کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا ہے کہ جو طلباء ہڑتالوں میں شرکت کے لئے غیر حاضر رہیں گے یا ہڑتالوں کی بلاواسطہ حمایت کرینگے انہیں سرکاری وظائف اور دیگر مراعات سے محروم رکھا جائے گا۔

یونین کونسلوں اور کمیٹیوں کے چیئرمینوں کو تین چوتھائی اکثریت سے الگ کیا جا سکیگا

ملک کی ترقی کے لئے صرف بیرونی امداد پر تکیہ نہ کریں (جنرل برکی)

سیالکوٹ ۱۶ اپریل۔ صحت محنت اور سماجی بہبود کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل برکی نے کہا ہے کہ حکومت ایک نیا قانون نافذ کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ جس کے تحت بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کو یونین کونسلوں اور یونین کمیٹیوں کے چیئرمینوں کو ہٹانے کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان تین چوتھائی اکثریت سے کونسلوں اور یونین کمیٹیوں کے چیئرمینوں کو ان کے عہدے سے ہٹا سکیں گے۔

جنرل برکی نے سیالکوٹ میں بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کے سوال و جواب کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چیئرمینوں کی علیحدگی اور ان کے تقرر کا مسئلہ بھی مجوزہ قانون نئے آئین کی دفعہ کے مطابق ہوگا جس کے تحت پارلیمنٹ کے ارکان تین چوتھائی اکثریت سے صدر مملکت کو ان کے عہدے سے الگ کر سکتے ہیں۔ جنرل برکی نے جمہوریتوں کے ارکان کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے آئندہ انتخابات میں اپنے ووٹ کا استعمال دانشمندی سے نہ کیا تو ان کی کوتاہی کے باعث پورے ملک کو انتہائی خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ نے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کو یاد دلایا کہ سابق سیاستدان اپنے آپ کو عوام کا نمائندہ کہتے تھے لیکن انہوں نے اسمبلیوں کو ذاتی مفاد اور نجی رقابتوں کے اکھاڑوں میں تبدیل کر دیا تھا۔ آپ نے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے کہا کہ وہ اپنے ووٹ دیتے وقت سوجھ بوجھ سے کام لیں اور برادری کے تعلق کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صرف دیانتدار مخلص اور محب وطن افراد کو منتخب کریں۔ جنرل برکی نے ووٹروں سے کہا کہ آپ لوگ ووٹ دینے سے پہلے امیدواروں کی شخصیت اور ان کے کردار کی تحقیق بھی کریں۔ انہوں نے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور صنعت کاروں پر زور دیا کہ وہ صرف بیرونی امداد پر تکیہ نہ کریں بلکہ ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے اپنی مدد آپ کے اصول کو پیش نظر رکھیں۔ آپ نے صنعت کاروں کو مشورہ دیا کہ وہ صنعتوں میں فراخدلی سے سرمایہ لگائیں تاکہ ترقی کی رفتار زیادہ تیز کی جا سکے جنرل برکی نے امید ظاہر کی کہ موجودہ رفتار ترقی برقرار رکھکر آئندہ پانچ برس کی مدت میں پاکستان ایسے مرحلہ پر پہنچ جائے گا جہاں مزید ترقی کے لئے اسے بیرونی امداد کی ضرورت نہیں رہے گی۔ آپ نے کہا کہ زرمبادلہ کمانے کے لئے برآمدات بڑھانے پر خاص توجہ دینی چاہیئے۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

درخواست دعا

میری بھاوجہ اہلیہ برادرم بشیر احمد صاحب قمر مربی۔ بدوملہی چند دن سے بیمار ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ایس اختر
ربوہ

مکان برائے فروخت

میں اپنا مکان واقعہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ اگر کوئی صاحب عارضی طور پر بطور رہن لینا چاہیں تو وہ بھی مجھے تحریر کریں۔

ڈاکٹر ملک مولا بخش کمشنری بازار ڈیرہ اسماعیل خاں

صداقت احمدیت کے متعلق
★ تمام جہان کو چیلنج ـــ کارڈ آنے پر ★
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن لے

بھارت کے شہر مراد آباد اور الہ آباد میں فرقہ وارانہ فسادات

مراد آباد میں دفعہ ۱۴۴ اور الہ آباد میں کرفیو کا نفاذ * آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۷ اپریل۔ بھارت کے صوبہ یوپی کے دو شہروں مراد آباد اور الہ آباد میں فرقہ وارانہ فسادات کی وارداتوں کے بعد مراد آباد کی تمام تحصیلوں میں دفعہ ۱۴۴ اور الہ آباد میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مراد آباد نے ایک اخباری بیان میں بتایا ہے کہ ہفتے کے روز چھرا گھونپنے کے ایک مہلک حادثہ کے بعد شہر کے تمام اہم ناکوں پر پولیس کے طاقتور دستے متعین کر دئے گئے ہیں اور مسلح کانسٹیبلری کے دستے بھی شہری پولیس کی مدد کے لئے طلب کر لئے گئے ہیں۔

مراد آباد میں چھرا گھونپنے کے مہلک حادثہ کی تفصیل بتاتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ایک الزامی بیان میں کہا گیا ہے کہ ہفتہ کے روز "کاہار" برادری کے کچھ لوگ ہولی کی تیاری کر رہے تھے کہ "اقلیتی فرقہ" کے چار افراد ان کے قریب سے نعرے لگاتے اور گالیاں دیتے ہوئے گزرے جس پر دونوں گروہوں میں جھگڑا ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس جھگڑے میں کاہاروں کے ایک آدمی کو چھرا گھونپ دیا گیا جو بعد میں ہلاک ہو گیا حملہ آور گروپ کے تین افراد اسی وقت گرفتار کر لئے گئے۔

الہ آباد میں ہفتہ کے روز سٹی کوتوالی کے سامنے فسادات کی وارداتوں کے بعد شام سے صبح تک کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ الہ آباد میں سٹی کوتوالی میں پولیس کے تشدد سے فاروق نامی ایک شخص ہلاک ہو گیا تھا جس کے بعد تین ہزار افراد پولیس کوتوالی کے سامنے جمع ہو گئے اور انہوں نے فاروق کی لاش کا مطالبہ کیا اور کوتوالی پر مبینہ طور پر پتھراؤ بھی کیا جس پر پولیس نے فائرنگ کر دی پولیس فائرنگ سے آٹھ افراد زخمی ہو گئے۔

الہ آباد میں سٹی کوتوالی کے سامنے کل پھر مظاہرے ہوئے جن کے بعد پولیس نے اڑتالیس افراد کو گرفتار کر لیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اب صورت حال قابو میں ہے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ الہ آباد میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ صورت حال پر قابو پانے میں موثر ثابت نہیں ہوا اس لئے شہر میں شام سے صبح تک کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے کل پھر سٹی کوتوالی کے سامنے مظاہرے ہوئے لیکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے موقعہ پر پہنچ کر اہم مقامات پر پولیس متعین کر دی اور صورت حال پر قابو پا لیا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اس واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے مقامی سوشلسٹ پارٹی کے ورکروں نے وزیر داخلہ مسٹر چرن سنگھ کے مستعفی ہونے اور فساد کی وارداتوں کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ سوشلسٹ پارٹی نے پولیس فائرنگ کے اسباب معلوم کرنے کے لئے اپنی لیگل کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

کل نئی دہلی میں بھارتی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوا تو لوک سبھا کے کئی ارکان نے الہ آباد میں پولیس فائرنگ کی عدالتی تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا۔

بقیہ صفحہ اول

سفارشات پر عمل درآمد کی اہمیت رکھتی ہے۔ ان تمام تعلیمی منصوبوں کا مقصد ملک کے ہر فرد کو معاشرے میں اس کا صحیح مقام دلانا ہے آپ نے کہا تعلیمی کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کے ساتھ ساتھ یہ مقصد بھی پیش نظر ہو گا کہ ہر ضلع میں ایک ڈگری کالج قائم کیا جائے۔ ان اقدامات پر عمل درآمد کو اعلیٰ

شکریہ کے مستحق امرائے ضلع

نمائندگان مشاورت کو یاد ہو گا کہ انہوں نے گذشتہ مجلس مشاورت میں وکالت مالی تحریک جدید پر امسال چندہ دفتر اول و دوم کی مدات میں قریباً پچاس ہزار روپیہ زائد فراہم کرنے کی ذمہ داری ڈالی ہوئی ہے۔ ہمارے چندوں کی فراہمی جماعت کے وعدہ جات پر منحصر ہوتی ہے۔ سو میں نے ۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء تک کے وعدوں کا محاسبہ کیا تو معلوم ہوا کہ حسب ذیل اضلاع نے گذشتہ سال کی نسبت وعدوں میں قدرے ترقی کی ہے۔ لہٰذا ان اضلاع کے امراء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید اضافہ کی درخواست کرتا ہوں اور جو اضلاع اس دوڑ میں پیچھے ہیں ان کے امراء سے ملتجی ہوں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کا جائزہ لیکر مطلوبہ رقم کی فراہمی میں خاکسار کا ہاتھ بٹائیں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ذیل میں ترقی یافتہ اضلاع کے کوائف درج کئے جاتے ہیں:۔

نمبر شمار	نام ضلع	رقم وعدہ ۲۷/۱۷	رقم وعدہ ۲۸/۱۸	نام امیر ضلع
۱۔	جھنگ بشمول ربوہ	۵۶۹۰۲	۵۷۰۳۳	مکرم ایم۔ بی اعجم صاحب
۲۔	کوئٹہ	۹۳۸۳	۹۴۴۶	مکرم شیخ محمد حنیف صاحب
۳۔	گجرات	۹۸۵۳	۱۰۲۷۹	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
۴۔	میانوالی	۸۳۴	۱۰۰۰	مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا بچہ عزیز مبشر احمد اس سال بی فارمیسی کے دوسرے سال کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(تاج دین ناظم دارالقضاء ربوہ)

پردہ اور اسلام

(بقیہ صفحہ ۵)

سینے چھپے رہیں۔ اس صورت میں آنکھوں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ ناک سے ہوا بھی اندر پہنچ سکتی ہے۔ کانوں میں آواز بھی پہنچ سکتی ہے اور بات بھی کی جا سکتی ہے۔

بہرحال جس حد تک ان آیات کا تعلق ہے ان سے عورت کا چہرہ چھپانا یقیناً ثابت ہوتا ہے نہ صرف اس لئے کہ جس جذبہ کو روکنے کے لئے یہ احکام نازل ہوئے تھے وہ سب سے زیادہ عورت کے چہرہ ہی سے تعلق رکھتا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد تمام مسلم عورتیں اپنا چہرہ زیر نقاب رکھتی تھیں اور خود رسول اللہ صلعم کے ازواج مطہرات بھی اس کی پابند تھیں۔ لیکن شادی بیاہ کے سلسلہ میں عورت کے چہرہ کو پہلے دیکھ لینے پر آپ نے ہمیشہ زور دیا جیسا کہ متعدد روایات سے ثابت ہے علاوہ اس کے غیر معمولی حالات میں جبکہ بیماری یا کسی غیر طبعی سبب سے عورت کے چہرہ یا جسم کے کسی حصہ کا دکھانا ناگزیر ہو اسے ممنوع نہیں قرار دیا گیا۔ حتیٰ کہ وقت ضرورت مرد بھی عورت کی زچگی کرا سکتا ہے۔

یہاں تک تو کوئی شرعی یا فقہی گفتگو جس کی رو سے میرے نزدیک چہرہ کا چھپانا ضروری ہے اور اسی کے ساتھ ایسا لباس اختیار کرنا جو عورت کے جسم کے تناسب کو چھپائے رکھے۔ لیکن یہ مسئلہ چونکہ نہ اصولی عقائد سے تعلق رکھتا ہے اور نہ بنیادی معاشرتی اخلاق سے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے اس میں ترمیم خلاف شریعت نہ ہو گی۔

جیسا کہ میں نے ابھی ظاہر کیا بحالت مجبوری عورت اپنا چہرہ اور دوسرے اعضاء بھی مرد کو دکھا سکتی ہے۔ اسی طرح اگر حالات کچھ ایسے پیدا ہو جائیں کہ بغیر پردہ توڑے عورت کوئی ترقی نہ کر سکے یا اپنی صحت کھو بیٹھے تو پھر اس کے لئے بے پردہ زندگی بسر کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہو گا۔

کیونکہ اصولاً مذہبی حیثیت سے بھی یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ جس حد تک تعلیم و ترقی کا سوال ہے مرد عورت میں کوئی فرق نہیں اور فطرت کے انعامات و وسائل سے فائدہ اٹھانے کا دونوں کو حق حاصل ہے

حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ کا تعلق زیادہ تر مردوں کے اخلاق سے ہے۔ اگر کسی جماعت یا قوم کے مردوں میں عورت کی عفت و عصمت کا جذبۂ احترام صحیح معنی میں پایا جاتا ہے تو عورت کا بے پردہ سامنے آ جانا بھی معیوب نہیں لیکن اگر بد قسمتی سے ہمارے نوجوانوں کے اخلاق ہی خراب ہیں تو پھر عورت کو اپنے تحفظ کے لئے پردہ کرنا ہی چاہئے تاآنکہ زندگی کی ضروریات اور معاشی و عائلی مجبوریاں اسے بے پردہ رہ کر مردوں کے ساتھ کام کرنے پر مجبور نہ کر دیں۔ لیکن عورتوں مردوں کا موجودہ اختلاط جس کا تعلق صرف سوسائٹی کی تفریح اور کلب کی زندگی سے ہے قطعاً ناجائز ہے اور وہ عورتیں یا لڑکیاں جو محض لطف زندگی حاصل کرنے کے لئے نقاب الٹ کر سامنے آ گئی ہیں یقیناً ننگ اسلام و نسائیت ہیں گی

---

۴ ترجیح دی جا رہی ہے۔ سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان، وزیر مواصلات مسٹر ایف ایم خان، وزیر ایندھن بجلی و قدرتی وسائل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور کمشنر خان شیر زمان خان نے بھی [illegible]